السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت نے اپنے باپ کی وراثت سے حصہ لینے کے لئے ایک وکیل مقرر کیا، وکیل نے اس سے اتنی فیس مانگی جو اس کی دسترس میں نہ تھی تو وکیل نے کہ کہ فیس ادا کرنے کے عوض مجھ سے شادی کر لو، یہ عورت پہلے سے شادی شدہ تی لیکن اس کا شوہر اس وقت موجودہ تھا کیونکہ وہ بیرون ملک کام کرتا ہے تو اس عورت نے فسخ نکاح کے لئے اسی وکیل کو مقرر کر لیا تو اس نے اس کے پہلے شوہر سے رابطہ قائم کئے بغیر ایسا ہی کیا، جبکہ عورت کے پاس اپنے شوہر کا پتہ بھی موجود ہے اور وہ اسے اور اپنی گیارہ سالہ بیٹی اور آٹھ سالہ بیٹے کو خرچہ بھی بھیجتا ہے تو اس شادی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور اب اس کے بیٹے اور بیٹی کی سرپرستی کا حق کسے حاصل ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بے شک یہ ایک حرام فعل، گھناؤنا جرم اور باطل حیلہ ہے کیونکہ یہ عورت اپنے شوہر کے عقد میں ہے اور شوہر اسے اور اس کے بطن سے اپنی اولاد کے لئے باقاعدہ خرچہ بھی بھیجتا ہے، اس وکیل نے پہلے شوہر سے فسخ نکاح کے لئے کوشش کی ہے تاکہ اس سے خود نکاح کر لے حالانکہ پہلے شوہر سے رابطہ ممکن تھا اور اسے معتبر مدت تک مہلت دینا بھی ممکن تھا، اب دیکھنا یہ ہے کہ اگر یہ فسخ نکاح حاکم شرعی کی وساطت سے اور معقول اسباب کی وجہ سے ہوا ہے تو پہلے شوہر سے فسخ نکاح ہو جائے گا ورنہ نکاح فسخ نہیں ہو گا اور وکیل کا اس سے شادی کرنا حرام ہو گا۔ بچے اپنی ماں کے ساتھ ہوں گے، اگر دوسرا شوہر انہیں لینے سے انکار کر دے، تو ان کی سرپرستی و پرورش اس عورت یا مرد کے رشتہ داروں کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ اگر ان بچوں کا باپ جلد واپس لوٹ آئے تو اسے ہر طرف کے مطالبہ کا حق حاصل ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد3 صفحہ276

محدث فتویٰ